



## سوال

(28) توحید کا اقرار کرنا لیکن واجبات ادا کرنے میں کوتاہی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا تو قائل ہے لیکن بعض واجبات کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسے شخص کا ایمان ناقص ہوگا، اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بعض کام کرتا ہے تو اہل سنت والجماعت کے نزدیک اس کے ایمان میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اہل سنت کے نزدیک ایمان، قول و عمل اور عقیدہ کا نام ہے اور اطاعت کے ساتھ اس میں اضافہ اور معصیت کے ساتھ کمی واقع ہوتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص بغیر عذر کے رمضان کے سارے یا کچھ روزے ترک کر دیتا ہے تو یہ بہت بڑی معصیت ہے جو ایمان کو ناقص اور کمزور بنا دیتی ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک آدمی اس سے کافر ہو جاتا ہے لیکن صبح بات یہ ہے کہ جو روزے کے وجوب کا اقرار کر لے اور کافلی و سستی کی وجہ سے کچھ روزے چھوڑ دے تو اس سے وہ کافر نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر زکوٰۃ کے بروقت ادا کرنے میں کوتاہی کی یا زکوٰۃ کو ترک کر دیا تو یہ بھی بہت بڑی معصیت ہوگی جو کہ ضعیف ایمان کا موجب ہوگی۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ترک زکوٰۃ سے انسان کافر ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی نے قطع رحمی کی یا پلپنے والدین کی نافرمانی کی تو اس سے بھی ایمان میں نقص اور ضعف پیدا ہوگا اسی طرح دیگر تمام معصیتیں (نافرمانیاں) بھی ایمان میں ضعف اور نقص کا موجب ثابت ہوتی ہیں۔

اسی طرح ترک نماز بھی ایمان کے منافی اور موجب ارتداد ہے خواہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کیا جائے، چنانچہ اس مسئلہ میں علماء کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اصل معاملہ تو اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز کا ہے، جس نے اسے ترک کر دیا، وہ کافر ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تارک نماز کافر ہے۔

حداماً عندی واللہ اعلم بالصواب

## مقالات و فتاویٰ

ص 175



## محدث فتویٰ